

جناب محدثین علی بدعلی پور چشم

بنی اسرائیل مصہد میں

زیر نظر مضمون میں خود بائیبل اسی سے نہزادہ دو شمار کی روشنی میں بر ثابت کیا گیا ہے
کہ بائیبل ایک تحریف شدہ کتاب ہے۔ (ادارہ)

یعقوب سے اسرائیل [حضرت یعقوب علیہ السلام سے متعلق بائیبل مقدس میں لکھا ہے کہ

”وَ إِنِّي تَوَانَّتِي كَمَا إِيمَانِي مُهَاجِرًا مَعَ اللَّهِ“ گورنکھی بائیبل کی عبارت اس طرح ہے ”انی

عربی بائیبل میں ہے ”بُشْرَتِهِ جَاهَدَ مَعَ اللَّهِ“ گورنکھی بائیبل کی عبارت اس طرح ہے ”انی

جو انی و رج پر مشرنال گھلیا۔“ (الآن ۱۰۷:۱۲) (موسیح ۱۲:۳)

”وَ إِنِّي أَكْلَمَتُ يَعْقُوبَ سَكَنَتِي كَمَا إِيمَانِي“ یعقوب سے کشتنی کے بعد خدا نے پوچھا کہ ”تیرنامہ کیا ہے؟“ اُس نے جواب دیا

یعقوب، اُس نے کہا کہ تیرنامہ آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا، کیوں کہ تو نے خدا اور آدمیوں

کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا۔ (پیدائش ۳۲:۲۳) یہی عبارت گورنکھی بائیبل میں

اس طرح ہے ”famn مکان میں ایسا خدا کہ کیا ہے؟“

”وَتُؤْلِي پَرْسِيرَاتَ مِنْهَا نَالَ جُدُّهُ كَمَا كَمَا جَتَّ گیا میں۔“ فارسی بائیبل میں ہے ”جماہد و کردی و نصرت

یافقی“ یعنی کشتنی لڑ کر فتح حاصل کی، عربی بائیبل میں ہے ”جَاهَدَتَ مَعَ اللَّهِ وَالنَّاسَ قَدَّارَتَ“

یعنی مجاہدہ کر کے انسانوں اور اللہ پر قادر ہوا۔ جس جگہ یعقوب نے خدا کے ساتھ دنگل کر کے

فتح حاصل کی ”یعقوب نے اس جگہ کا نام فتنی ایل رکھا اور کہا کہ میں نے خدا کو روپہ دیکھا۔“

(پیدائش ۳۲:۳۰) یعقوب کے خدا کو دیکھ بلنے پر قارئین کو ہیران نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ

خدا نے بائیبل کو دیکھ بیٹھا اُس سے کشتنی کرنا، بات چیت کرنا، بائیبل مقدس سے ثابت ہے،

چنانچہ ملاحظہ ہو پیدائش ۳:۸ تا ۱۰ = ۱۸:۱ او ۳۲ = ۳۳:۳۱ = ۳۱:۳۰ = ۳۰:۳۲ = ۳۲:۱۳ = ۱۳:۳۱ = ۳۱:۱ او ۱۰:۳۸ = ۳۸:۱۱:

۳:۶ گفتی: ۲۵ و ۲۶ استثنائی: ۲۲ مکافہ: ۲:۲ تا ۵:۵۲ = ۹:۲ = ۲:۱ - سموئیل ۱۹:۱۵، علاوه ازیں خدا نے بائیبل کو کھایا اور پیا بھی جا سکتا ہے

جیسا کہ اسرائیل میں ہے کہ ”انھوں نے خدا کو دیکھا اور کھایا اور پیا“ (خروج ۲۳: ۰۱) یعنی خدا بیک وقت کھانا بھی ہے اور مشروب بھی۔ میسیح اُمّتِ ابھی تک عثائے ربانی کی مخالف میں خداوند سیوں سیخ کو کھاتی اور پیتی ہے۔ اب قارئین پر خوب واضح ہو گیا کہ یعقوب کا نام اسرائیل کیوں رکھا گیا؟ یعنی خدا کو کشتمیں شکست دینے کی وجہ ہے۔

بنی اسرائیل کی مصر میں آمد تک تعداد

پیدائش ۲۶: ۸ تا ۲۷ کے مطابق مصر میں آمد کے وقت یعقوب سیست بنی اسرائیل کی تعداد ستر تھی، حضرت یعقوب کے کل بارہ ۱۲ بیٹے تھے، جو کہ آپ کی دو بیویوں لیاہ اور راہفل اور دو لوہنڈیوں زلف اور بلہاہ سے پیدا ہوئے۔ لیاہ کے بیٹے یہ تھے۔ رُون یعقوب کا پہلو ٹھما اور شمعون اور لاوی اور یہودا اور اشکار اور زبولون، اور راہفل کے بیٹے یوسف اور بنیا میں تھے اور راہفل کی لوہنڈی بلہاہ کے بیٹے دان اور نفتالی تھے، اور لیاہ کی لوہنڈی زلف کے بیٹے جد اور آسر تھے۔ (پیدائش ۲۵: ۲۳ تا ۲۶) پیدائش ۲۶: ۸ تا ۲۷ میں یعقوب کے ۱۲ بیٹوں کی نام اولاد کے نام درج ہیں، یعقوب اور بیٹی دینہ کو بیلا کہ کل تعداد ستر بنتی ہے۔ خروج ۱: ۵ میں لکھا ہے: ”سب جانیں جو یعقوب کے چلپ سے پیدا ہوئیں پست تھیں“ (واضح ہو کہ یہاں یعقوب کو شمار نہیں کیا گیا) اگر یعقوب کو بھی شامل کر لیا جائے تو تعداد ۱۷ ہو جاتی ہے، لیکن اگر ہم انجلیل شریف کا مطالعہ کریں تو تعداد میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، چنانچہ لکھا ہے: ”یوسف نے اپنے باپ یعقوب اور سارے بھنی کو جو پھر تھیں تھیں، بلا بھیجا۔“ (اعمال ۷: ۱۴) انجلیل کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یوسف اور اس کے دونوں بیٹوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو تعداد ۲۵ = ۲۷ جانیں بنتی ہیں۔

تعداد بنی بنیا میں

کل تعداد، بنتی ہے (پیدائش ۲۶: ۲۱) لیکن ۲۱: ۲۱ تا ۲۷: ۲۰ کے مطابق بنیا میں کے بیٹوں کی تعداد پانچ عدد ہے، یوں بنی اسرائیل کی تعداد ۲۷ سے بھی کم ہو کر کے صرف ۲۵ رہ جاتی ہے۔ تعداد میں مزید کمی ہوتی ہے جب ہم ۱: ۱ تواریخ ۷: ۹ میں بنیا میں کے بیٹوں کی کل تعداد صرف تین دیکھتے ہیں۔ یوں مصر میں آمد کے وقت بنی اسرائیل کی کل تعداد صرف ۲۰ = ۲۷ بنتی ہے۔ اب تثییث معلوم بنی اسرائیل کی کل تعداد ۴۳ تھی یا ۴۵ یا ۴۷ یا ۴۸ یا ۴۹ یا ۵۰ یا ۵۱ یا ۵۲ یا ۵۳ یا ۵۴ یا ۵۵ یا ۵۶ یا ۵۷ یا ۵۸ یا ۵۹ یا ۶۰ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ یا ۶۵ یا ۶۶ یا ۶۷ یا ۶۸ یا ۶۹ یا ۷۰ یا ۷۱ یا ۷۲ یا ۷۳ یا ۷۴ یا ۷۵ یا ۷۶ یا ۷۷ یا ۷۸ یا ۷۹ یا ۸۰ یا ۸۱ یا ۸۲ یا ۸۳ یا ۸۴ یا ۸۵ یا ۸۶ یا ۸۷ یا ۸۸ یا ۸۹ یا ۹۰ یا ۹۱ یا ۹۲ یا ۹۳ یا ۹۴ یا ۹۵ یا ۹۶ یا ۹۷ یا ۹۸ یا ۹۹ یا ۱۰۰ یا ۱۰۱ یا ۱۰۲ یا ۱۰۳ یا ۱۰۴ یا ۱۰۵ یا ۱۰۶ یا ۱۰۷ یا ۱۰۸ یا ۱۰۹ یا ۱۱۰ یا ۱۱۱ یا ۱۱۲ یا ۱۱۳ یا ۱۱۴ یا ۱۱۵ یا ۱۱۶ یا ۱۱۷ یا ۱۱۸ یا ۱۱۹ یا ۱۲۰ یا ۱۲۱ یا ۱۲۲ یا ۱۲۳ یا ۱۲۴ یا ۱۲۵ یا ۱۲۶ یا ۱۲۷ یا ۱۲۸ یا ۱۲۹ یا ۱۳۰ یا ۱۳۱ یا ۱۳۲ یا ۱۳۳ یا ۱۳۴ یا ۱۳۵ یا ۱۳۶ یا ۱۳۷ یا ۱۳۸ یا ۱۳۹ یا ۱۴۰ یا ۱۴۱ یا ۱۴۲ یا ۱۴۳ یا ۱۴۴ یا ۱۴۵ یا ۱۴۶ یا ۱۴۷ یا ۱۴۸ یا ۱۴۹ یا ۱۵۰ یا ۱۵۱ یا ۱۵۲ یا ۱۵۳ یا ۱۵۴ یا ۱۵۵ یا ۱۵۶ یا ۱۵۷ یا ۱۵۸ یا ۱۵۹ یا ۱۶۰ یا ۱۶۱ یا ۱۶۲ یا ۱۶۳ یا ۱۶۴ یا ۱۶۵ یا ۱۶۶ یا ۱۶۷ یا ۱۶۸ یا ۱۶۹ یا ۱۷۰ یا ۱۷۱ یا ۱۷۲ یا ۱۷۳ یا ۱۷۴ یا ۱۷۵ یا ۱۷۶ یا ۱۷۷ یا ۱۷۸ یا ۱۷۹ یا ۱۸۰ یا ۱۸۱ یا ۱۸۲ یا ۱۸۳ یا ۱۸۴ یا ۱۸۵ یا ۱۸۶ یا ۱۸۷ یا ۱۸۸ یا ۱۸۹ یا ۱۹۰ یا ۱۹۱ یا ۱۹۲ یا ۱۹۳ یا ۱۹۴ یا ۱۹۵ یا ۱۹۶ یا ۱۹۷ یا ۱۹۸ یا ۱۹۹ یا ۲۰۰ یا ۲۰۱ یا ۲۰۲ یا ۲۰۳ یا ۲۰۴ یا ۲۰۵ یا ۲۰۶ یا ۲۰۷ یا ۲۰۸ یا ۲۰۹ یا ۲۱۰ یا ۲۱۱ یا ۲۱۲ یا ۲۱۳ یا ۲۱۴ یا ۲۱۵ یا ۲۱۶ یا ۲۱۷ یا ۲۱۸ یا ۲۱۹ یا ۲۲۰ یا ۲۲۱ یا ۲۲۲ یا ۲۲۳ یا ۲۲۴ یا ۲۲۵ یا ۲۲۶ یا ۲۲۷ یا ۲۲۸ یا ۲۲۹ یا ۲۳۰ یا ۲۳۱ یا ۲۳۲ یا ۲۳۳ یا ۲۳۴ یا ۲۳۵ یا ۲۳۶ یا ۲۳۷ یا ۲۳۸ یا ۲۳۹ یا ۲۴۰ یا ۲۴۱ یا ۲۴۲ یا ۲۴۳ یا ۲۴۴ یا ۲۴۵ یا ۲۴۶ یا ۲۴۷ یا ۲۴۸ یا ۲۴۹ یا ۲۵۰ یا ۲۵۱ یا ۲۵۲ یا ۲۵۳ یا ۲۵۴ یا ۲۵۵ یا ۲۵۶ یا ۲۵۷ یا ۲۵۸ یا ۲۵۹ یا ۲۶۰ یا ۲۶۱ یا ۲۶۲ یا ۲۶۳ یا ۲۶۴ یا ۲۶۵ یا ۲۶۶ یا ۲۶۷ یا ۲۶۸ یا ۲۶۹ یا ۲۷۰ یا ۲۷۱ یا ۲۷۲ یا ۲۷۳ یا ۲۷۴ یا ۲۷۵ یا ۲۷۶ یا ۲۷۷ یا ۲۷۸ یا ۲۷۹ یا ۲۸۰ یا ۲۸۱ یا ۲۸۲ یا ۲۸۳ یا ۲۸۴ یا ۲۸۵ یا ۲۸۶ یا ۲۸۷ یا ۲۸۸ یا ۲۸۹ یا ۲۹۰ یا ۲۹۱ یا ۲۹۲ یا ۲۹۳ یا ۲۹۴ یا ۲۹۵ یا ۲۹۶ یا ۲۹۷ یا ۲۹۸ یا ۲۹۹ یا ۳۰۰ یا ۳۰۱ یا ۳۰۲ یا ۳۰۳ یا ۳۰۴ یا ۳۰۵ یا ۳۰۶ یا ۳۰۷ یا ۳۰۸ یا ۳۰۹ یا ۳۱۰ یا ۳۱۱ یا ۳۱۲ یا ۳۱۳ یا ۳۱۴ یا ۳۱۵ یا ۳۱۶ یا ۳۱۷ یا ۳۱۸ یا ۳۱۹ یا ۳۲۰ یا ۳۲۱ یا ۳۲۲ یا ۳۲۳ یا ۳۲۴ یا ۳۲۵ یا ۳۲۶ یا ۳۲۷ یا ۳۲۸ یا ۳۲۹ یا ۳۳۰ یا ۳۳۱ یا ۳۳۲ یا ۳۳۳ یا ۳۳۴ یا ۳۳۵ یا ۳۳۶ یا ۳۳۷ یا ۳۳۸ یا ۳۳۹ یا ۳۴۰ یا ۳۴۱ یا ۳۴۲ یا ۳۴۳ یا ۳۴۴ یا ۳۴۵ یا ۳۴۶ یا ۳۴۷ یا ۳۴۸ یا ۳۴۹ یا ۳۵۰ یا ۳۵۱ یا ۳۵۲ یا ۳۵۳ یا ۳۵۴ یا ۳۵۵ یا ۳۵۶ یا ۳۵۷ یا ۳۵۸ یا ۳۵۹ یا ۳۶۰ یا ۳۶۱ یا ۳۶۲ یا ۳۶۳ یا ۳۶۴ یا ۳۶۵ یا ۳۶۶ یا ۳۶۷ یا ۳۶۸ یا ۳۶۹ یا ۳۷۰ یا ۳۷۱ یا ۳۷۲ یا ۳۷۳ یا ۳۷۴ یا ۳۷۵ یا ۳۷۶ یا ۳۷۷ یا ۳۷۸ یا ۳۷۹ یا ۳۸۰ یا ۳۸۱ یا ۳۸۲ یا ۳۸۳ یا ۳۸۴ یا ۳۸۵ یا ۳۸۶ یا ۳۸۷ یا ۳۸۸ یا ۳۸۹ یا ۳۹۰ یا ۳۹۱ یا ۳۹۲ یا ۳۹۳ یا ۳۹۴ یا ۳۹۵ یا ۳۹۶ یا ۳۹۷ یا ۳۹۸ یا ۳۹۹ یا ۴۰۰ یا ۴۰۱ یا ۴۰۲ یا ۴۰۳ یا ۴۰۴ یا ۴۰۵ یا ۴۰۶ یا ۴۰۷ یا ۴۰۸ یا ۴۰۹ یا ۴۱۰ یا ۴۱۱ یا ۴۱۲ یا ۴۱۳ یا ۴۱۴ یا ۴۱۵ یا ۴۱۶ یا ۴۱۷ یا ۴۱۸ یا ۴۱۹ یا ۴۲۰ یا ۴۲۱ یا ۴۲۲ یا ۴۲۳ یا ۴۲۴ یا ۴۲۵ یا ۴۲۶ یا ۴۲۷ یا ۴۲۸ یا ۴۲۹ یا ۴۳۰ یا ۴۳۱ یا ۴۳۲ یا ۴۳۳ یا ۴۳۴ یا ۴۳۵ یا ۴۳۶ یا ۴۳۷ یا ۴۳۸ یا ۴۳۹ یا ۴۴۰ یا ۴۴۱ یا ۴۴۲ یا ۴۴۳ یا ۴۴۴ یا ۴۴۵ یا ۴۴۶ یا ۴۴۷ یا ۴۴۸ یا ۴۴۹ یا ۴۵۰ یا ۴۵۱ یا ۴۵۲ یا ۴۵۳ یا ۴۵۴ یا ۴۵۵ یا ۴۵۶ یا ۴۵۷ یا ۴۵۸ یا ۴۵۹ یا ۴۶۰ یا ۴۶۱ یا ۴۶۲ یا ۴۶۳ یا ۴۶۴ یا ۴۶۵ یا ۴۶۶ یا ۴۶۷ یا ۴۶۸ یا ۴۶۹ یا ۴۷۰ یا ۴۷۱ یا ۴۷۲ یا ۴۷۳ یا ۴۷۴ یا ۴۷۵ یا ۴۷۶ یا ۴۷۷ یا ۴۷۸ یا ۴۷۹ یا ۴۸۰ یا ۴۸۱ یا ۴۸۲ یا ۴۸۳ یا ۴۸۴ یا ۴۸۵ یا ۴۸۶ یا ۴۸۷ یا ۴۸۸ یا ۴۸۹ یا ۴۹۰ یا ۴۹۱ یا ۴۹۲ یا ۴۹۳ یا ۴۹۴ یا ۴۹۵ یا ۴۹۶ یا ۴۹۷ یا ۴۹۸ یا ۴۹۹ یا ۵۰۰ یا ۵۰۱ یا ۵۰۲ یا ۵۰۳ یا ۵۰۴ یا ۵۰۵ یا ۵۰۶ یا ۵۰۷ یا ۵۰۸ یا ۵۰۹ یا ۵۱۰ یا ۵۱۱ یا ۵۱۲ یا ۵۱۳ یا ۵۱۴ یا ۵۱۵ یا ۵۱۶ یا ۵۱۷ یا ۵۱۸ یا ۵۱۹ یا ۵۲۰ یا ۵۲۱ یا ۵۲۲ یا ۵۲۳ یا ۵۲۴ یا ۵۲۵ یا ۵۲۶ یا ۵۲۷ یا ۵۲۸ یا ۵۲۹ یا ۵۳۰ یا ۵۳۱ یا ۵۳۲ یا ۵۳۳ یا ۵۳۴ یا ۵۳۵ یا ۵۳۶ یا ۵۳۷ یا ۵۳۸ یا ۵۳۹ یا ۵۴۰ یا ۵۴۱ یا ۵۴۲ یا ۵۴۳ یا ۵۴۴ یا ۵۴۵ یا ۵۴۶ یا ۵۴۷ یا ۵۴۸ یا ۵۴۹ یا ۵۵۰ یا ۵۵۱ یا ۵۵۲ یا ۵۵۳ یا ۵۵۴ یا ۵۵۵ یا ۵۵۶ یا ۵۵۷ یا ۵۵۸ یا ۵۵۹ یا ۵۶۰ یا ۵۶۱ یا ۵۶۲ یا ۵۶۳ یا ۵۶۴ یا ۵۶۵ یا ۵۶۶ یا ۵۶۷ یا ۵۶۸ یا ۵۶۹ یا ۵۷۰ یا ۵۷۱ یا ۵۷۲ یا ۵۷۳ یا ۵۷۴ یا ۵۷۵ یا ۵۷۶ یا ۵۷۷ یا ۵۷۸ یا ۵۷۹ یا ۵۸۰ یا ۵۸۱ یا ۵۸۲ یا ۵۸۳ یا ۵۸۴ یا ۵۸۵ یا ۵۸۶ یا ۵۸۷ یا ۵۸۸ یا ۵۸۹ یا ۵۹۰ یا ۵۹۱ یا ۵۹۲ یا ۵۹۳ یا ۵۹۴ یا ۵۹۵ یا ۵۹۶ یا ۵۹۷ یا ۵۹۸ یا ۵۹۹ یا ۶۰۰ یا ۶۰۱ یا ۶۰۲ یا ۶۰۳ یا ۶۰۴ یا ۶۰۵ یا ۶۰۶ یا ۶۰۷ یا ۶۰۸ یا ۶۰۹ یا ۶۱۰ یا ۶۱۱ یا ۶۱۲ یا ۶۱۳ یا ۶۱۴ یا ۶۱۵ یا ۶۱۶ یا ۶۱۷ یا ۶۱۸ یا ۶۱۹ یا ۶۲۰ یا ۶۲۱ یا ۶۲۲ یا ۶۲۳ یا ۶۲۴ یا ۶۲۵ یا ۶۲۶ یا ۶۲۷ یا ۶۲۸ یا ۶۲۹ یا ۶۳۰ یا ۶۳۱ یا ۶۳۲ یا ۶۳۳ یا ۶۳۴ یا ۶۳۵ یا ۶۳۶ یا ۶۳۷ یا ۶۳۸ یا ۶۳۹ یا ۶۴۰ یا ۶۴۱ یا ۶۴۲ یا ۶۴۳ یا ۶۴۴ یا ۶۴۵ یا ۶۴۶ یا ۶۴۷ یا ۶۴۸ یا ۶۴۹ یا ۶۵۰ یا ۶۵۱ یا ۶۵۲ یا ۶۵۳ یا ۶۵۴ یا ۶۵۵ یا ۶۵۶ یا ۶۵۷ یا ۶۵۸ یا ۶۵۹ یا ۶۶۰ یا ۶۶۱ یا ۶۶۲ یا ۶۶۳ یا ۶۶۴ یا ۶۶۵ یا ۶۶۶ یا ۶۶۷ یا ۶۶۸ یا ۶۶۹ یا ۶۷۰ یا ۶۷۱ یا ۶۷۲ یا ۶۷۳ یا ۶۷۴ یا ۶۷۵ یا ۶۷۶ یا ۶۷۷ یا ۶۷۸ یا ۶۷۹ یا ۶۸۰ یا ۶۸۱ یا ۶۸۲ یا ۶۸۳ یا ۶۸۴ یا ۶۸۵ یا ۶۸۶ یا ۶۸۷ یا ۶۸۸ یا ۶۸۹ یا ۶۹۰ یا ۶۹۱ یا ۶۹۲ یا ۶۹۳ یا ۶۹۴ یا ۶۹۵ یا ۶۹۶ یا ۶۹۷ یا ۶۹۸ یا ۶۹۹ یا ۷۰۰ یا ۷۰۱ یا ۷۰۲ یا ۷۰۳ یا ۷۰۴ یا ۷۰۵ یا ۷۰۶ یا ۷۰۷ یا ۷۰۸ یا ۷۰۹ یا ۷۱۰ یا ۷۱۱ یا ۷۱۲ یا ۷۱۳ یا ۷۱۴ یا ۷۱۵ یا ۷۱۶ یا ۷۱۷ یا ۷۱۸ یا ۷۱۹ یا ۷۲۰ یا ۷۲۱ یا ۷۲۲ یا ۷۲۳ یا ۷۲۴ یا ۷۲۵ یا ۷۲۶ یا ۷۲۷ یا ۷۲۸ یا ۷۲۹ یا ۷۳۰ یا ۷۳۱ یا ۷۳۲ یا ۷۳۳ یا ۷۳۴ یا ۷۳۵ یا ۷۳۶ یا ۷۳۷ یا ۷۳۸ یا ۷۳۹ یا ۷۴۰ یا ۷۴۱ یا ۷۴۲ یا ۷۴۳ یا ۷۴۴ یا ۷۴۵ یا ۷۴۶ یا ۷۴۷ یا ۷۴۸ یا ۷۴۹ یا ۷۵۰ یا ۷۵۱ یا ۷۵۲ یا ۷۵۳ یا ۷۵۴ یا ۷۵۵ یا ۷۵۶ یا ۷۵۷ یا ۷۵۸ یا ۷۵۹ یا ۷۶۰ یا ۷۶۱ یا ۷۶۲ یا ۷۶۳ یا ۷۶۴ یا ۷۶۵ یا ۷۶۶ یا ۷۶۷ یا ۷۶۸ یا ۷۶۹ یا ۷۷۰ یا ۷۷۱ یا ۷۷۲ یا ۷۷۳ یا ۷۷۴ یا ۷۷۵ یا ۷۷۶ یا ۷۷۷ یا ۷۷۸ یا ۷۷۹ یا ۷۸۰ یا ۷۸۱ یا ۷۸۲ یا ۷۸۳ یا ۷۸۴ یا ۷۸۵ یا ۷۸۶ یا ۷۸۷ یا ۷۸۸ یا ۷۸۹ یا ۷۹۰ یا ۷۹۱ یا ۷۹۲ یا ۷۹۳ یا ۷۹۴ یا ۷۹۵ یا ۷۹۶ یا ۷۹۷ یا ۷۹۸ یا ۷۹۹ یا ۸۰۰ یا ۸۰۱ یا ۸۰۲ یا ۸۰۳ یا ۸۰۴ یا ۸۰۵ یا ۸۰۶ یا ۸۰۷ یا ۸۰۸ یا ۸۰۹ یا ۸۱۰ یا ۸۱۱ یا ۸۱۲ یا ۸۱۳ یا ۸۱۴ یا ۸۱۵ یا ۸۱۶ یا ۸۱۷ یا ۸۱۸ یا ۸۱۹ یا ۸۲۰ یا ۸۲۱ یا ۸۲۲ یا ۸۲۳ یا ۸۲۴ یا ۸۲۵ یا ۸۲۶ یا ۸۲۷ یا ۸۲۸ یا ۸۲۹ یا ۸۳۰ یا ۸۳۱ یا ۸۳۲ یا ۸۳۳ یا ۸۳۴ یا ۸۳۵ یا ۸۳۶ یا ۸۳۷ یا ۸۳۸ یا ۸۳۹ یا ۸۴۰ یا ۸۴۱ یا ۸۴۲ یا ۸۴۳ یا ۸۴۴ یا ۸۴۵ یا ۸۴۶ یا ۸۴۷ یا ۸۴۸ یا ۸۴۹ یا ۸۵۰ یا ۸۵۱ یا ۸۵۲ یا ۸۵۳ یا ۸۵۴ یا ۸۵۵ یا ۸۵۶ یا ۸۵۷ یا ۸۵۸ یا ۸۵۹ یا ۸۶۰ یا ۸۶۱ یا ۸۶۲ یا ۸۶۳ یا ۸۶۴ یا ۸۶۵ یا ۸۶۶ یا ۸۶۷ یا ۸۶۸ یا ۸۶۹ یا ۸۷۰ یا ۸۷۱ یا ۸۷۲ یا ۸۷۳ یا ۸۷۴ یا ۸۷۵ یا ۸۷۶ یا ۸۷۷ یا ۸۷۸ یا ۸۷۹ یا ۸۸۰ یا ۸۸۱ یا ۸۸۲ یا ۸۸۳ یا ۸۸۴ یا ۸۸۵ یا ۸۸۶ یا ۸۸۷ یا ۸۸۸ یا ۸۸۹ یا ۸۹۰ یا ۸۹۱ یا ۸۹۲ یا ۸۹۳ یا ۸۹۴ یا ۸۹۵ یا ۸۹۶ یا ۸۹۷ یا ۸۹۸ یا ۸۹۹ یا ۹۰۰ یا ۹۰۱ یا ۹۰۲ یا ۹۰۳ یا ۹۰۴ یا ۹۰۵ یا ۹۰۶ یا ۹۰۷ یا ۹۰۸ یا ۹۰۹ یا ۹۱۰ یا ۹۱۱ یا ۹۱۲ یا ۹۱۳ یا ۹۱۴ یا ۹۱۵ یا ۹۱۶ یا ۹۱۷ یا ۹۱۸ یا ۹۱۹ یا ۹۲۰ یا ۹۲۱ یا ۹۲۲ یا ۹۲۳ یا ۹۲۴ یا ۹۲۵ یا ۹۲۶ یا ۹۲۷ یا ۹۲۸ یا ۹۲۹ یا ۹۳۰ یا ۹۳۱ یا ۹۳۲ یا ۹۳۳ یا ۹۳۴ یا ۹۳۵ یا ۹۳۶ یا ۹۳۷ یا ۹۳۸ یا ۹۳۹ یا ۹۴۰ یا ۹۴۱ یا ۹۴۲ یا ۹۴۳ یا ۹۴۴ یا ۹۴۵ یا ۹۴۶ یا ۹۴۷ یا ۹۴۸ یا ۹۴۹ یا ۹۵۰ یا ۹۵۱ یا ۹۵۲ یا ۹۵۳ یا ۹۵۴ یا ۹۵۵ یا ۹۵۶ یا ۹۵۷ یا ۹۵۸ یا ۹۵۹ یا ۹۶۰ یا ۹۶۱ یا ۹۶۲ یا ۹۶۳ یا ۹۶۴ یا ۹۶۵ یا ۹۶۶ یا ۹۶۷ یا ۹۶۸ یا ۹۶۹ یا ۹۷۰ یا ۹۷۱ یا ۹۷۲ یا ۹۷۳ یا ۹۷۴ یا ۹۷۵ یا ۹۷۶ یا ۹۷۷ یا ۹۷۸ یا ۹۷۹ یا ۹۸۰ یا ۹۸۱ یا ۹۸۲ یا ۹۸۳ یا ۹۸۴ یا ۹۸۵ یا ۹۸۶ یا ۹۸۷ یا ۹۸۸ یا ۹۸۹ یا ۹۹۰ یا ۹۹۱ یا ۹۹۲ یا ۹۹۳ یا ۹۹۴ یا ۹۹۵ یا ۹۹۶ یا ۹۹۷ یا ۹۹۸ یا ۹۹۹ یا ۱۰۰۰ یا ۱۰۰۱ یا ۱۰۰۲ یا ۱۰۰۳ یا ۱۰۰۴ یا ۱۰۰۵ یا ۱۰۰۶ یا ۱۰۰۷ یا ۱۰۰۸ یا ۱۰۰۹ یا ۱۰۰۱۰ یا ۱۰۰۱۱ یا ۱۰۰۱۲ یا ۱۰۰۱۳ یا ۱۰۰۱۴ یا ۱۰۰۱۵ یا ۱۰۰۱۶ یا ۱۰۰۱۷ یا ۱۰۰۱۸ یا ۱۰۰۱۹ یا ۱۰۰۲۰ یا ۱۰۰۲۱ یا ۱۰۰۲۲ یا ۱۰۰۲۳ یا ۱۰۰۲۴ یا ۱۰۰۲۵ یا ۱۰۰۲۶ یا ۱۰۰۲۷ یا ۱۰۰۲۸ یا ۱۰۰۲۹ یا ۱۰۰۳۰ یا ۱۰۰۳۱ یا ۱۰۰۳۲ یا ۱۰۰۳۳ یا ۱۰۰۳۴ یا ۱۰۰۳۵ یا ۱۰۰۳۶ یا ۱۰۰۳۷ یا ۱۰۰۳۸ یا ۱۰۰۳۹ یا ۱۰۰۴۰ یا ۱۰۰۴۱ یا ۱۰۰۴۲ یا ۱۰۰۴۳ یا ۱۰۰۴۴ یا ۱۰۰۴۵ یا ۱۰۰۴۶ یا ۱۰۰۴۷ یا ۱۰۰۴۸ یا ۱۰۰۴۹ یا ۱۰۰۵۰ یا ۱۰۰۵۱ یا ۱۰۰۵۲ یا ۱۰۰۵۳ یا ۱۰۰۵۴ یا ۱۰۰۵۵ یا ۱۰۰۵۶ یا ۱۰۰۵۷ یا ۱۰۰۵۸ یا ۱۰۰۵۹ یا ۱۰۰۶۰ یا ۱۰۰۶۱ یا ۱۰۰۶۲ یا ۱۰۰۶۳ یا ۱۰۰۶۴ یا ۱۰۰۶۵ یا ۱۰۰۶۶ یا ۱۰۰۶۷ یا ۱۰۰۶۸ یا ۱۰۰۶۹ یا ۱۰۰۷۰ یا ۱۰۰۷۱ یا ۱۰۰۷۲ یا ۱۰۰۷۳ یا ۱۰۰۷۴ یا ۱۰۰۷۵ یا ۱۰۰۷۶ یا ۱۰۰۷۷ یا ۱۰۰۷۸ یا ۱۰۰۷۹ یا ۱۰۰۸۰ یا ۱۰۰۸۱ یا ۱۰۰۸۲ یا ۱۰۰۸۳ یا ۱۰۰۸۴ یا ۱۰۰۸۵ یا ۱۰۰۸۶ یا ۱۰۰۸۷ یا ۱۰۰۸۸ یا ۱۰۰۸۹ یا ۱۰۰۹۰ یا ۱۰۰۹۱ یا ۱۰۰۹۲ یا ۱۰۰۹۳ یا ۱۰۰۹۴ یا ۱۰۰۹۵ یا ۱۰۰۹۶ یا ۱۰۰۹۷ یا ۱۰۰۹۸ یا ۱۰۰۹۹ یا ۱۰۰۱۰۰ یا ۱۰۰۱۰۱ یا ۱۰۰۱۰۲ یا ۱۰۰۱۰۳ یا ۱۰۰۱۰۴

مُدْرِّسَتِ قِيَامَةِ مَصْرَ خُدَانَةِ ابْرَاهِيمَ سَعِيْدِ

ملک میں، بچوں کا نہیں، پسہ دیجی ہوں گے۔ اور وہاں کے لوگوں کی غلائی کریں گے اور وہ چار سو برس تک اُن کو دکھ دیں گے۔” (پیدائش ۱۵: ۱۲) یعنی فوس کرنے کی اسرائیل کو خدا کے وعدے سے تیس برس زیادہ مصریوں کی غلائی کرنی پڑی، جیسا کہ باقی ملک میں ہے: ”بنی اسرائیل کو مصر میں بود و باش کرتے ہوئے چار سو تیس برس ہوئے تھے اور ان چار سو تیس برسوں کے گزر جانے پر مُحیک اُسی روز خداوند کا سارا شکر ملک مصر سے نکل گیا۔“ (خروج ۱۲: ۳۰ و ۳۱)

۳۲

انجیل کا بیان ”جس عہد کی خدا نے پہلے سے تصدیق کی تھی، اس کو شریعت چار سو میں

شریعت کے بدب سے مل ہے تو وعدہ کے بدب سے نہ ہوئی، مگر ابرہام کو خدا نے وعدہ، ہی کی راہ سے بخشی کی (ملکیتوں ۳: ۱۸ تا ۱۶) ثابت ہوا کہ ب Manuscript انجیل وعدہ برکت سے نزول
توہیت تک ۲۳۰ برس کا عرصہ ہے۔ آئیے دیکھئے ہیں کہ وعدہ برکت سے مصر میں آمد تک
لکھا عرصہ ہے؟

وَعْدَةُ بَرْكَتٍ ”اور خداوند نے ابرہام سے لہا کہ تو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں

کے پیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس ملک میں جا جو میں تجھے دکھاؤں گا، اور میں تجھے ابک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دول کا اور تیرانام سرفراز کروں گا سو تو بायث برکت ہو۔ جو تجھے مبارک کہیں اُن کو میں برکت دول گا اور جو تجھے پر لعنت کرے اُس پر لعنت کروں گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے و سیلے سے برکت پائیں گے“ (پیدائش ۱۲: ۳ تا ۱۲) وعدہ برکت کے وقت ابراہیم کی عمر ۵۰، برس تھی (الیفنا ۱۲: ۳) ولادت احراق عکے وقت آپ کی عمر سو برس تھی (ایضاً ۲۱: ۵) یعنی وعدہ برکت سے ولادتِ احراق تک ۱۰۰ - ۱۰۵ = ۲۵ برس بنتے ہیں۔ ولادتِ احراق سے ولادتِ یعقوب تک ۴۰ + ۲۵ = ۶۵ برس کا عرصہ ہے (ایضاً ۲۶: ۲۵) یعنی وعدہ برکت سے ولادتِ یعقوب تک ۶۵ برس ہوئے، اور مصر میں بنی اسرائیل کی آمد کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر ۱۳۰ برس تھی (پیدائش ۷: ۹) یعنی وعدہ سے مصر میں آمد تک ۱۳۰ + ۶۰ + ۲۵ = ۲۱۵ برس بنتے ہیں۔ جیسا کہ اور پر بیان کیا جا چکا ہے کہ انجیل کی رو سے وعدہ برکت سے نزول توہیت تک

۳۰ برس کا عرصہ ہے (طیوں ۱۸ تا ۲۰) تو ریت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نزولِ قریب کا سلسلہ نبی اسرائیل کے مصر سے خروج کے کافی عرصہ بعد شروع ہوا، بفرض حال اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ خروج کے روز ہی شریعت کا نزول بھی ہو گیا تھا، تب بھی تو ریت و انجیل کے مشترکہ بیانات کی رو سے مصر میں بنی اسرائیل کے قیام کی مدت $215 - 20 = 15$ برس بنتی ہے۔

عمرام و یوکسد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام عمرام اور والدہ کا نام یوکبد تھا خروج ۶: ۲۰، یوکبد یعقوب کے بیٹے لاویٰ کی بیٹی تھی جو مصر میں آمد کے باکل تھوڑا عرصہ بعد بنی اسرائیل کے بیٹے لاویٰ کی بیٹی تھی جو مصر میں آمد کے پیدائش مصر میں آمد کے لئے دیر بعد ہوئی تھی (گنتق ۱۶: ۵۹) گو کہ بائیبلیں یہ تصریح نہیں کہ یوکسد کی کہ یوکبد اور عمرام کی پیدائش مصر میں آمد کے بعد جلد ہی ہو گئی تھی، کیوں کہ یوسف کے بیچے ہانے سے کافی عرصہ قبل جب دینہ کی بے حرمتی کی کٹی (پیدائش ۳: ۲۰) تو شمعون اور لاویٰ نے اس طرح بد رہ لیا کہ "شمعون اور لاویٰ اپنی اپنی تلوارے کرنے اگہاں شہر پر آپڑے اور سب مردوں کو قتل کیا اور حمور اور اُس کے بیٹے سکم کو بھی تلوار سے قتل کر دالا اور سکم کے گھر سے دینہ کو نکال لے گئے اور یعقوب کے بیٹے مقتولوں پر آئے اور شہر کو لوٹا اُس لیے کہ انھوں نے اُن کی بہن کو بے ہمدرد تکا تھا، انھوں نے اُن کی بھیرٹ بکریاں اور گاٹے بیل اور گدھے اور جو کچھ شہر اور کھیتے ہیں تھاءں لے لیا اور اُن کی سب دولت کوٹی اور اُن کے پھوٹ اور بیویوں کو اسیر کر لیا اور جو کچھ گھر ہیں تھا سب لوٹ کھسوٹ کر لے گئے" (پیدائش ۳: ۲۵ تا ۲۹) صرف دو آدمیوں اکاپورے شہر کو ملایا میٹ کر دینا کھیتوں کو جاڑ دیا اتنی بڑی لوٹ کھسوٹ لے کے بھول اور عورتوں کو اسیر کر لینا اس امر پر دال ہے لشمعون اور لاویٰ اُس وقت پچھے نہیں تھے بلکہ زبردست طاقت کے مالک جوان تھے اور عورتوں کو اسیر کرنا اُن کے شادی شدہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اغلب ہے شمعون اور لاویٰ اُس وقت صاحب اولاد تھے، یوں کہ اُن کی سب سے بھوٹی ہے، دینہ بھی اُس وقت پوری جوان تھی، حمور کے بیٹے سکم کی دینہ سے عشقیہ میٹھی میٹھی باتیں دینہ کے جوان ہونے پر دال ہیں (ایضاً ۳: ۲۰) اس لیے کہ گناہ بڑا بھائی لاویٰ تو ضرور اس وقت بال بھوٹ دالا ہو گا۔ اس واقعہ کے کافی عرصہ بعد بنی ایمان کی پیدائش را غل کی وفات ہوئی (ایضاً ۳۵: ۱۸) پھر اس کے دیر بعد روبن کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کا واقعہ ہے، آیا رپیدائش ۵: ۲۰ اس کے کافی عرصہ بعد یوسف کو فوجخت کیا

گیا رایفنا ۲۸:۳۶ تا ۲۸:۳۴) اس کے بعد لاوی کے چھوٹے بھائی یہوداہ نے عدالی حیرہ کی مدد سے سوچ کنوانی کی بیٹی سے بیانہ رکھا (ایفنا ۲۸:۲۰) پھر یہ بعد دیگرے یہوداہ کے تین بیٹے طبعیہ اور نان میں بیلہ پیدا ہوئے، اغلب ہے کہ لاوی اس وقت تک بوڑھا ہوئے کے قریب فریب ہو گا اس کے کافی عرصہ بعد عیز خوان ہوا اور اس کی شادی سوچ میسح کی مشہور دادی تمر سے ہوئی (پیدائش ۲۸:۶ مئی ۱:۳ روت ۳:۲۸) پھر یہ یوہ ہوئی تو اسے اونان سے بیانہ دیا گیا۔ پھر کافی عرصہ بعد اونان بھی مر گیا اس وقت تک سبکہ نابالغ تھا، جب تک بالغ ہوا تو تمر نے اینے سُسر یہوداہ سے زنا کردا یا اور فارس کو حتم دیا (پیدائش ۲۸:۳۰ آتا ۲۸:۳۲) اس وقت تک یہوداہ کے دو بیٹے جوان ہو کر مر چکے تھے اور تیری اسیکہ اخواوناں کی موت کے وقت ابھی پھر تھا (ایسنا ۲۸:۱۱) وہ بھی جوان ہو چکا تھا، لہذا ہر دو یا امر ہے کہ لاوی کے سے بھی ما جیر سون میں قیامت میں ہر آری بھی صاحب اولاد ہوں گے کیونکہ لاوی یہوداہ سے بھی بڑا تھا اور یہوداہ سے بہت دیر پہلے شادی شدہ تھا۔ اغلب ہے کہ فارس کی پیدائش تک قیامت ہر دو بھی جوان یا کہ شادی شدہ ہو کا اور لاوی بوڑھا ہو چکا ہو گا، پس فارس بھی میں کر جوان ہو اور شادی شدہ ہو گا پھر یہ بعد دیگرے دو بیٹے جھروں اور حمول پیدا ہوئے (پیدائش ۳۶:۳۶)

مصر میں آمد کے وقت یہ سرحد اور حجول بعقرت کے ساتھ تھے، یعنی بحرت مصر کے وقت تک لاوی خوب بوڑھا ہو چکا تھا، اس لیے گمان غالب یہ ہے کہ بوڑھے لاوی سے موسیٰ کی والدہ یوکبہ کی پیدائش مصر میں آمد کے بعد جلد ہی ہوئی ہو گی (رکنیت ۵۹:۲۶) قیامت جو کہ عیز اور اونان سے بھی بڑا تھا مصر میں آمد کے وقت اور یہ عیز ہو گا، کنوان سے مصر آنے والے بنی اسرائیل میں قیامت کے پہنچنے عیام کا کوئی ذکر نہیں اس لیے ظاہر ہے کہ عیام میں اپنی بھوپی بیوکبہ کا ہمہ عمر تھا، یعنی عیام اور یوکبہ کنوان سے مصر بحرت والے سال پیدا ہوئے۔ اس طرح مگر مصر میں بنی اسرائیل کے قیام کی مدت ۲۰ برس تسلیم کر لی جائے (خرد روز ۱۲:۳۰ را ۳۰ اتو موسیٰ میں ولادت کے وقت عیام اور یوکبہ کی عمر ۵۵ برس مانی) پڑھے گی کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ۸ برس کے تھے جب بنی اسرائیل نے مصر سے خرد روز ۷:۲ اور ۲۰ روز میں بنی اسرائیل کا قیام ۲۱۵ برس تسلیم کر دیا جائے رجیا کہ ابھی

گلکیتیون ۲۰۱۸ سے ثابت ہے، تو دلادتِ موسیٰؑ کے وقت عمر ام اور بُوْجہد کی ۶۲۱۵ء۔ ۸۰
۸۰ = ۱۳۵ برس بُنگی ہے، جو کہ بالکل ناقابل تبول بات ہے کیونکہ بابل کے مطابق زندگی
برس کی عورت اس قابل نہیں ہوتی کہ اُس کے اولاد ہو (پیدائش ۱۸: ۱۱) جو ہائیکو ۱۳۵
برس کی عورت، جو کہ دیکھ سکتی ہو، نہ پہل پھر سکتی ہو۔ بس یعنی رہے اور
سالس سچلدار ہے، ایسی عورت سے اولاد کی امید رکھنا کم از کم اپنی غفل سے باہر ہے
اس لیے ماننا پڑے گا کہ دلادتِ موسیٰؑ کے وقت یوکہ جوان عورت بُنگی زیادہ سے
زیادہ ۵ برس کی ۔

پادری رس اروں کی تحقیق

مفسر اوری رس اروں صاحب کی تحقیق کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دلادت حضرت یوسف
علیہ السلام کی دفات کے ۲ برس بعد ہولی حضرت یوسفؐ کی دفات نبی اسرائیل کے خر
میں قیام کی مدت ۰، برس تھی کیونکہ حضرت یوسفؐ کی دلادت کے وقت حضرت یعقوبؑ
کی عمر ۹ برس تھی رقاموس الکتب صفحہ ۱۱ کالم مسلط آخری تاصفحہ ۱۱، اور مشربین آمد
کے وقت حضرت یعقوبؑ کی عمر ۱۲ برس تھی (پیدائش ۹: ۲) یعنی مشربین نبی اسرائیل کی آمد
کے وقت یوسفؐ کی عمر ۱۲ - ۹ = ۳ برس تھی، یوسف کی کل عمر ۱۲ برس ہوئی رائینا ۵: ۷
۷: ۴ یعنی یوسفؐ کی دفات تک مشربین نبی اسرائیل کے قیام کی مدت ۱۱ - ۹ = ۲
برس بُنگی ہے، لہذا دلادتِ موسیٰؑ کی مدت ۳ + ۲ = ۵ برس
بنتا ہے۔ خود نج کے وقت چونکہ موسیٰؑ کی عمر ۸ برس تھی، اس لیے مهر میں آمد سے
خود نج نک ۱۳۳ + ۸ = ۱۴۱ برس کا عرصہ ہے۔

ولادتِ موسیٰ علیہ السلام

بایبل گواہ ہے کہ موسیٰؑ کی دلادت کے وقت
آپؐ کی والدہ محترمہ جوان تھیں، تبھی تو آپ فرعون
کے گھر میں دایہ کے فرائض سرانجام دیتی تھیں (پیدائش ۲: ۷، ۸) انقلب بے کہ اُس
وقت یوکہ جادہ کی عمر زیادہ ۶ برس ہو گی، کیونکہ بابل کے مطابق سے معلوم ہوتا
ہے کہ جب موسیٰؑ جوان ہو گئے تو آپؐ کی والدہ محترمہ وکہ بنتِ لادی آپؐ کو فرعون کی یعنی
کے پاس لائی تھیں (رائیساً ۲: ۱۰) اگر ولادتِ موسیٰؑ کے وقت یوکہ جادہ کی عمر ۶ برس
بھی تسلیم کر لی جائے تو مشربین نبی اسرائیل کے قیام کی مدت ۶ + ۸ = ۱۴ برس بُنگی ہے۔

بوقت خروج تعداد بنی اسرائیل

مصر میں آمد کے وقت تعداد بنی اسرائیل تسلیم کریں (پیدائش ۳۶: ۲۴) اور ہر سین ۲۰ برسوں میں یعنی خروج کے وقت بنی اسرائیل کی تعداد بزرگ داد دیگئی، ہو جاتی، تو ۲۰ برسوں میں یعنی خروج کے وقت بنی اسرائیل کی تعداد سب بڑے چھوٹے شامل کر کے چند نیکتوں سے نہیں بڑھ سکتی۔ حالانکہ بنی اسرائیل میں پیدائش کی رفتار بہت ہی سُست تھی، جیسا کہ آپ نے اور پلا حظہ فرمایا کہ ۱۲ برسوں میں قِمَات سے عمرام اور عمرام سے موئی تک نسل بڑھ سکی اور اگر خروج ۱۲: ۳۰ دام کے طبق بہم برسوں میں آبادی کی رفتار یہ سمجھی جائے کہ لوگوں سے موئی تک نسل بڑھ سکے تو ۱۲ برسوں میں بنی اسرائیل کی تعداد اور بھی کم مانی ڈالے گی۔ اندریں حالات کہ بنی اسرائیل کے پیچوں کو نومار دیا جاتا تھا اور زیجاں زندہ رکھی جاتی تھیں (خروج ۱: ۱۶) اور ہر مصری کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ بنی اسرائیل کے نومولود پیچوں کو بے فکر ہو کر قتل کر دے رائیضا ۱: ۲۲) اسی لیے لوگوں نے اپنے بیٹے مہیا کو بڑی مشکل سے صرف تین ماہ تک چھپائے رکھا۔ رائیضا ۲: ۳۳ تا ۲: ۲۱) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصر سے خروج تک قتل مخصوصاں کا عمل روکا ہے گیا تھا، یونکہ باقی مقدس سے اس قبال کے روکے جانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ جب بنی اسرائیل نے علم بغاوت بلند کیا تو مصریوں کی طرف سے بنی اسرائیل کی نسل کشی کا کام مزبد تیر ہو گیا (خروج ۵: ۲۱) یعنی نومولود پیچوں کے ساتھ ساتھ بزرگوں کے سروں پر بھی شمشیر فرعونی برستے گئی تھی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خروج کے وقت بنی اسرائیل کی تعداد بہت ہی قلیل تھی، یہی وجہ ہے کہ بنی اسرائیل کے لیے صرف اور صرف دو دنیاں کافی تھیں رائیضا ۱: ۱۵ و ۱۶) اگر سنی اسرائیل کی تعداد ہزاروں ہوتی تو ان کے لیے دو دنیاں ناکافی تھیں اور ایک ہی رات میں اپنے نام مال اسباب اور مولیوں یعنی تحفہ لازم کو عور نہ کر سکتے تھے۔ ظاہر ہے وہ بہت ہی تھوڑے تھے، حضرت موسیٰؑ کی تقاریب تماں بنی اسرائیل بڑی آسانی سے ٹوٹ سکتے تھے (استثنام ۳: ۳۶ تا ۵: ۲۱) وہ اتنے تھوڑے سے تھے کہ ماہ کے مقام پر ان کی پیاس بھانے کے لیے ایک چشمہ بھی زیادہ تھے کہ وہ کھجوریں کھالکھا تا ۲۵) اور کھجور کے صرف ستر درخت بھی ان کی خوارک سے کہیں زیادہ تھے کہ وہ کھجوریں کھالکھا کر تنگ آگئے تو گوشت اور روٹیاں یاد کرنے لگے رائیضا ۱: ۳۳) اگر بنی اسرائیل میزاروں ہوتے تو کھجور کے صرف ستر درخت دو تین روز تک بھی ان کی بھوک نہ مٹا سکتے تھے اور بنی اسرائیل

کھجوروں کے ساتھ ساختہ درختوں کے پتے تک کھا جاتے، پھر بھی ستر درخت بہت تھوڑے
نہیں۔ لیکن باشیل ہمیں بتاتی ہے کہ تمام بنی اسرائیل ایک طویل عرصہ تک ان ستر درختوں
سے اپنی بھوک مٹانے رہے تھے اک وہ کھجوریں کھا کھا کر تناگ آگئے لیکن کھجوریں ختم نہ
ہوئیں اور بنی اسرائیل اب مزید کھجوریں کھانا فرعون کی غلامی سے بھی کمتر تقریباً اونٹکلیف
کا باعث سمجھنے لگے (خرودج ۱۴: آتا ۳۳)

لیکن باشیل مقدس بنی اسرائیل کی جو تعداد بتاتی ہے وہ یوں ہے کہ: ”۲۰ برس اور اس
سے اور عمر والے جنگی مردوں کی تعداد ۵۰۰۰۰ یعنی چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو پچاس رکنی
(۳۶: ۱) ایک ماہ اور اس سے زیادہ عمر کے کل اسرائیلی پہلو مٹھوں کی تعداد ۳۰۰۰۰ (الیضا ۳:
۳۳) ایک ماہ اور اس سے اوپر کے سارے بنی لاوی ۲۰۰۰ (الیضا ۳: ۳۹) حالانکہ بنی
لاوی کا اصل شمار ۲۲۳۰۰ بنتا ہے، ملاحظہ ہو ”بنی جیرسوں کی تعداد ۵۰، رکنی ۲۲: ۳
بنی قهات کی تعداد ۸۷۰۰ (الیضا ۳: ۲۸) بنی مراری ۶۲۰۰ (الیضا ۳: ۳۳) اب ان کو جمع کریں تو تعداد
۴۰۰۰ + ۸۷۰۰ = ۱۲۷۰۰ + ۶۲۰۰ = ۱۹۰۰۰ نہیں ہے۔

بیش ۲۰ برس اور ۲۰ برس سے اوپر کے جنگی مردوں کی تعداد اگر ۰.۳۵۵۰۰ تسلیم کریں جائے
تو عمر توں بولڑھوں اور بچوں کو شامل کر کے اُن کی تعداد بیس لاکھ سے بھی سجاہذ کر جاتی ہے۔
مشہور صحیح مفسر دیرن سی جو نَسَن صاحب“ لکھتے ہیں ”یہ کوئی ۲۰ سے تیس لاکھ افراد پر مشتمل تھے۔“
د باشیل کی تفسیر پیداالت ش تاگتی جلد اصفر ۱۶۹، ترجم جیک سموئیل ناشر صحیح اشاعت خانہ ۳۶
فیروز پور روڈ لاہور (صرف ستر مردوں کی تعداد ۴۰۰۰ برسوں میں بھی بڑھ کر ۲۰ سے
لاکھ تک نہیں ہو سکتی، چہ جایکہ ۲۱۵ برس بلکہ صرف ۱۲۰ برسوں میں آبادی اتنی بڑھ جائے۔
پادری جی۔ میسلی صاحب لکھتے ہیں :

”ہم اس اندازے پر پہنچتے ہیں کہ کل بنی اسرائیل قریباً بیس لاکھ کے لگ بھگ تھے۔ کہا
جاتا ہے کہ یہ شمار ناقابلِ یقین اور غلط ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک شکل معمتم معلوم ہوتا
ہے مثلاً لاویوں کا شمار بیس ہزار (۲۱: ۳) اور پہلو مٹھوں کا بیس ہزار دسو
تہت زدیا گیا ہے۔ (۳۳: ۳)

غالباؤ ویتر (WIENER) کی تشریح زیادہ قابلِ قبول ہے کہ ”شاپرجب کا تبوں
نے ان امداد کو تنفل کیا تو کچھ غلطی واقعہ ہو گئی۔“ رہاری کتب مقدس سخفا (۲۰۵) غور فرمائیں کہ

ویز جیسا محسوس کار بابل میں غلطی کا اعتراف کر رہا ہے، اور پادری جی۔ فی مسیلی جیسا پایا کا عالم اس کی ایمید کر رہا ہے۔ کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ ۲۳ لاکھ آدمی اپنے لاکھوں موشیوں بھیڑ بکریوں لاکھوں گدھوں اور اڈھوں ہیست بکھر کے صرف ستر درختوں کے سہارے اتنے لویں عرصت تک زندہ نہ رہ سکتے تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ بہت سی تھوڑے سے تھے، جیسا کہ بڑے بڑے مسیحی شاہزاد فضلاء نے بھی تسلیم کیا ہے کہ ”یہ حمد غالباً ایک بزر سے خاتم کم ان لوگوں کے اس گروہ سے شروع ہوا، جنہوں نے موسیٰ کی ہبہ ای میں مدرسے خروج کیا۔“ (انسانیکلو پیڈیا برٹانیکا ۵: ۲۲۸) بحوالہ یہودیت و مسیحیت از داکٹر احسان الحق راہنمائی (۱۹۵۷)

بنی اسرائیل کی تعداد بیان کرتے وقت انتہائی مبالغہ سے کام لیا گیا ہے جیسا کہ پادری ایف ایس خیراللہ صاحب لکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی تعداد ”تفقیباً میں لاکھ افراد پر مشتمل تھی۔“ (قاموس الکتب صفحہ نمبر ۳۹) لیکن جب ہم بانیہ مقدس کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ بنی اسرائیل خروج کے وقت تعداد میں بہت سی تھوڑے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قہات سے تھے اس لیے ہم بیان فقط بنی قہات کی تعداد پر بحث کریں گے۔

بنی قہات کی تعداد ہم اور ثابت کر چکے ہیں کہ نہ میں آمد کے وقت قہات اور ہیڑ عمر کا تھا اور عمر آرم کی پیدائش مصراً مدد کے فوراً بعد ہوئی تھی۔ عمر آرم کے بعد قہات کے تین بیٹے اور عجیب ہوئے، یعنی قہات کے کل چار بیٹے تھے: (۱) عمر آرم (۲۳)، جردون (۲۳)، عزیزیل (خرود ۶: ۱۸) سب سے بڑے بیٹے عمر آرم کی اولاد میں (۱) ہارون (۲) مریم (۲) موسیٰ یعنی کل تین جانش تھیں۔ ہارون کے بیٹوں کی تعداد ۴ ہے، لیکن (۱) ندب (۲)، ایمود (۲)، العزز (۲)، امر خروج (۶: ۲۳) ہارون کا یہاں العزز ایک بیٹے فیخاں کا باب نہما (ایضاً آیت ۲۵) حضرت موسیٰ کے دو بیٹے تھے، جو کہ خروج کے بعد آپ سے ملے تھے (۱) جیسوسوم (۲) العزز (خرود ۱۸: ۲۳ و ۲۴) عمر آرم اور یکہ غالباً خروج سے قبل ہی فوت ہو چکے تھے۔ لہذا بنی قہات بیش سے بیش عمر آرم کی تعداد ۳ + ۳ + ۲ = ۸ بنتی ہے۔ عمر آرم کے دوسرے بھائی اسہما کے کل تین بیٹے (۱) قرح (۲) لفج (۲)، ذکری، تھے (خرود ۶: ۲۱) قرح کے تین بیٹے (۱) اسیر (۲)، القنة (۲)، یاست تھے (ایضاً آیت ۲۳) اسی قرح نے موسیٰ

کے خلاف بنا دت کی تھی رُکنیٰ باب ۱۶ = ۲۶ : ۱۱ - ۹ : ۲۶، ۱۱ : ۳ : ۲۶ یہوداہ : ۱۱) قرآن اور اس کے ساتھیوں کو ہمین نے نگل لیا ایکن اس کے پیٹے پر ہے رُکنیٰ ۲۶ : ۱۰ : ۱۱) اپنہ آر کے میٹوں نفع آر زکریٰ کی اولاد کا تذکرہ خروج کرنے والوں میں نہیں ہے۔ خروج کے وقت اگر اپنہ آر کو زندہ بھی تسلیم کر لیا جائے تو ان اپنہ امار کی کل تعداد ۳ + ۲ = ۵ بنی ہے۔ نہایات کے قبیلے پر بیٹے جرزاں کے پار بیٹے تھے (۱) بیریاہ (۲) امریاہ (۳) یحربی ایں (۴) یققعام (۵) تو ایخ (۶) جردن سیمیت یہ کل ۵ ہوئے۔ اور نہایات کا جو خطاب میٹا عزیزیل تھا، اس کے تین ہیں تھے : (۱) یمسائل (۲) الصفن (۳) ستری۔ انہی میسا نیل اور الصفن نے باڑوں کے میٹوں ندب اور یہود کی لا شوں کو موٹی^۳ کے حکم سے لشکر گاء سے باہر چینکا تھارا جبار (۱: آتا ۵) خروج (۶: ۲۴) لہذا مترسے خروج کے وقت اگر عزیزیل کو زندہ تسلیم کر لیا جائے تو تعداد ۳ + ۱ = ۴ ہے، اس طرح کل بنی نہایات کی تعداد بنی دار ۱۰ + بنی اضمار + بنی جرزاں ۵ + بنی عزیزیل ۳ = ۲۶ جانیں فتحی ہیں۔

ایکن باپل مقدس میں بنی نہایات کی تعداد ۸۴۰۰ درج ہے رُکنیٰ ۳ : ۲۸) یہی حال نہایات کے دلوں جا بیوں جیسروں اور ملکانی کی اولاد کا ہے، مثلاً جیسروں نے کیے ہوئے بیٹے (۱) لبیٰ (۲) سمعیٰ تھے، خروج (۶: ۱۱) اہمی لبیٰ کو ا۔ تو ایخ (۲: ۲۱) اور ۲۱: ۲۶ میں بعدان کہا گیا ہے (قاموس المکتب ص: ۸۵) (لبیٰ یا بعدان کے حق میٹے) (۱) مراری ایل (۲) زیتاں (۳) یو ایل۔ اور سعی کے بھی تین بیٹے تھے (۱) سلو میت (۲) جنی ایل (۳) ہاران (۱) تو ایخ (۲: ۲۲)، جیسروں سیمیت کل تعداد ۲ + ۳ + ۲ = ۷ ہے۔ جبکہ باپل مقدس ذرا تی سے کت تعداد ۵ ہے (رُکنیٰ ۲۲: ۳) نہایات کے دُرس سے بھائی مراری کا حال بھی سُن لیں، مراری کے دُوبیٹے محلی اور موشیٰ تھے (خرسونج ۶: ۱۹) محلی کے دُوبیٹے (۱) العزر (۲) یوس تھے را۔ تو ایخ (۲: ۲۱)، العزر بے اولاد مراری (ایضاً قیس کا صرف ایک بیٹا یعنی نھارا۔ تو ایخ (۲: ۲۹)، جبلہ مونشیٰ تھے تین بیٹے (۱) محلی (۲) یونہر (۳) بیریوت تھے را۔ تو ایخ (۲: ۲۳)، یونہر کی تعداد کل تعداد بنی مراری کی ۱ + ۲ + ۳ + ۱ = ۷ ہے۔ لیکن ہولی باپل کوتی ہے کہ بنی مراری ۷ تھے رُکنیٰ ۳ : ۳۲) باپل کا بیان ہے کہ کل بنی لاوی ۲۰۰۰ تھے، جبکہ ہماری تحقیق ہے باپل کی سرنشی میں ایکن، بنی لاوی کی کل تعداد ۷ + بنی جیسروں ۹ + بنی مراری

۹ = بنتی ہے — کہاں بائیس ہزار اور کہاں صرف چوالیس؟
 آخری میں بنی اسرائیل کی تعداد سے متصل حضرت داؤد علیہ السلام کا وہ قول نقل کر رہا ہوں جو
 کہ آپ زر سے لکھنے کے قابل ہے، آپ فرماتے ہیں :
 "اُس وقت تم شمار میں تھوڑے سے تھے، بلکہ بہت ہی تھوڑے اور علاج میں
 پر دلیسی تھے۔ وہ ایک قوم سے دوسری قوم میں اور ایک مملکت سے دوسری
 مملکت میں پھرتے رہتے ہیں" (ات-تواریخ ۱۴: ۲۰۱۹)
 کلام الہی نے ہمیں ان کا تکلیف تعداد ہونا بیان فرمایا ہے۔ (الشعراء: ۵۲: ۵۷ تا ۶۷)

اخبار الجامعہ

جناب حافظ محمد اسلم شاہ درروی

طلیاٹے جامعہ کے درمیان ماہانہ علمی تقریری مقابلہ

دنیٰ دُنیاوی علوم کی سیکاری درسگاہ جامعہ علوم اثریہ جبلیم میں گذشتہ دونوں طلباء
 کے مابین ماہانہ علمی تقریری مقابلہ "عبداللہ بن سباء اور اُس کی فتنہ سازیاں" کے موضوع
 پر منعقد ہوا۔

مصنفین کے فرائض جامعہ کے مدربین حافظ عبد الرحیم صاحب، حافظ محمد افضل ساجد
 صاحب اور مولانا محمد عبد اللہ صاحب نے انجام دیے۔ جامعہ کی تمام کلاسوں کے طلباء
 نے بڑی محنت اور ذوق، شوق کے ساتھ مقابلہ میں حصہ لیا اور ہر ایک نے مقدر بھر
 اپنے موضوع کو بجا نے کی بھرپور کوشش کی۔ مصنفین کے متفقہ فیصلہ کے مطابق

حافظ دسمیم احمد (سادسہ) اور [] نے مشترک طور پر اول
 منیر احمد وقار (سادسہ) ۔

فیض احمد بھٹی (راوی) اور [] نے مشترک طور پر دوم
 الطاف الرحمن (سادسہ) ۔

حافظ سلیمان اللہ (خامسہ) نے سوم
 اور عبد المنان راسخ (خامسہ) نے چہارم پوزیشن حاصل کی۔
 یہ پروگرام دفعے نئی پراغختنا م پذیر ہوا۔